احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 33

جمعرات 15۔اگست 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 15/اگست 2013ء 7 شوال 1434 ہجری 15 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 184

انصاف سے کام لو

''اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف سے حکومت کرو۔''

(النساء:59)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔''

(المائدہ:9)

معاشرے کے حقوق، عدل وانصاف کے قیام، قرآنی احکامات پر عمل، اپنی امانتوں اور عہدوں کو پورا کرنے کے بارے قرآنی تعلیم

سب سے بڑا عہد ایک احمدی کا خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد بیعت ہے

اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآن کریم کے احکامات کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں ادراک پیدا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔اگست 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9۔اگست 2013ء کو بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا، حضور انور نے فرمایا کہ آج کا خطبہ بھی گزشتہ خطبات کا تسلسل ہے۔ حضور انور نے دو اہم قرآنی احکام کا تفصیلی طور پر تذکرہ فرمایا جن کا تعلق معاشرے کے حقوق ادا کرنے، فتنہ وفساد ختم کرنے، امن وآشتی پھیلانے، عدل وانصاف قائم کرنے، اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے سے ہے۔ فرمایا کہ آج کل مذہب پر اعتراض کرنے والے وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی منکر ہیں۔ آج ہمارا یہ کام ہے کہ دین کی ضرورت اور زندہ خدا کے وجود کو دنیا پر ثابت کریں۔ حضور انور نے جن دو قرآنی احکام کا ذکر فرمایا ان میں سے پہلی بات عدل وانصاف سے متعلق ہے جو سورۃ انعام آیات 152 اور 153 میں مذکور ہے۔ پھر سورہ نساء آیت 136 میں اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے اور سچی گواہی دینے کے بارے میں تاکید کی گئی ہے، خواہ اپنے نفس، والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا کہ جھوٹی اور غلط گواہیاں دینے اور منصف سے غلط فیصلہ کروا لینے کا گناہ جھوٹی گواہی دینے والوں کے سر پر ہے۔ فرمایا کہ سورۃ نساء کی اسی آیت کے تحت عائلی معاملات بھی آتے ہیں۔ حضور انور نے نکاح کے موقع پر تقویٰ اور قول سدید سے کام لینے کی آنحضرت ﷺ کی نصیحت کی یاد دہانی کروائی اور پھر بعض اوقات بدقسمتی سے نبھا نہ ہو سکنے کی وجہ سے طلاق یا خلع کے وقت غلط بیانی اور جھوٹی گواہی سے گریز کرنے اور عدل وانصاف سے کام لینے کی نصیحت فرمائی۔ فرمایا کہ لین دین کے معاملات میں بھی بعض لوگ عارضی ذاتی فائدے کیلئے تقویٰ سے دور ہٹ کر اپنے لئے آگ کا گولہ لے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے۔ اگر ہر سطح پر سچائی پر مبنی گواہیاں ہوں، عدل وانصاف قائم کرنے کیلئے گواہیاں ہوں تو ہمارا معاشرہ جنت کا نمونہ اس دنیا میں بھی پیش کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورہ نساء میں ہی ایک اور جگہ پر امانتوں کا حق ادا کرنے اور انصاف کے ساتھ حکومت کرنے کے بارے میں تلقین کی گئی ہے۔ اس بارے میں، میں ایک تفصیلی خطبہ دے چکا ہوں کہ یہ سال جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ بہرحال یہ انتخاب تو ہو گئے۔ اب منتخب عہدیداروں کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ سب سے بڑا عہد ایک احمدی کا اپنے خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد بیعت ہے اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ ہو گی اور احمدی معاشرہ برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک اور عہد ہے جس کی طرف توجہ ضروری ہے اور وہ ہے وطن کی محبت۔ جس ملک میں رہ رہے ہیں اس کے قوانین کو توڑنا، ٹیکس ادا نہ کرنا اس ملک سے بدعہدی ہے۔ ایسے لوگ حکومت کے ساتھ اور خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو بھی توڑ رہے ہوتے ہیں اور گنہگار بن رہے ہوتے ہیں۔ عہد پورا نہ کرنے کے نتیجے میں ایک اور برائی بھی ہے جو دو خاندانوں کے سکون برباد کرنے کا ذریعہ بن رہی ہوتی ہے اور وہ طلاق اور خلع کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنا اور اپنے عہد کو توڑنا ہے۔ فرمایا طلاق دے کر پھر بہتان تراشی کرنا کھلا گناہ ہے۔ اگر کوئی حقیقت بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا چاہئے۔ مرد اور عورت دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ شادی ایک معاہدہ ہے۔ خاوند بیوی میں عہد ہوتے ہیں۔ علیحدگی کی صورت میں آپس میں کئے گئے عہد وپیمان کو پورا کرنا بھی ضروری ہے، جو تحفے تحائف دے چکے ہو ان کا مطالبہ نہیں کرنا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مومن وہ ہیں جو ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل کرنے والے اور اپنے تمام عہدوں کو بھی نبھانے والے ہوں اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے جو کوششیں کی ہیں ان پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآن کریم کے احکامات کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں ادراک پیدا ہو۔ اور ہم میں سے اکثریت ایسی ہو کہ جس نے اس رمضان سے خوب فائدہ اٹھایا ہو اور آئندہ بھی اٹھاتی چلی جائے۔ آمین

روزنامہ الفضل۔علوم کا خزانہ

حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کے احباب کے علمی شعور میں اضافہ کیلئے 18 جون 1913ء کو اخبار الفضل کا اجراء فرمایا تھا۔ علمی شعور کو بلند سے بلند کرنے کے لئے خلفاء احمدیت کے خطبات جمعہ اور خطابات شائع ہوتے ہیں اور الفضل کے ذریعہ ہی دینی علوم کے علاوہ دنیا میں جدید ترین ریسرچ اور دنیوی علوم سائنس میڈیکل سماجیات، معاشیات وغیرہ کو احباب جماعت تک پہنچایا جاتا ہے جس کی حالیہ مثال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جات کے دوران واقفین نو طلباء کے ساتھ ملاقات میں نہایت عمدہ اور مفید طریق کا آغاز فرمایا ہے طلباء مختلف علوم میں اپنی Ph.D لیول کی ریسرچ حضور انور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہی ریسرچ حضور انور کے دورہ کی رپورٹ کی شکل میں الفضل میں شائع ہو کر احباب جماعت کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے احباب جماعت کا علمی شعور بھی بڑھتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے ارشادات اور مصروفیات کو احباب تک پہنچانا اخبار الفضل کے اجراء کا ایک اہم مقصد ہے۔

اس لئے احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ خود اخبار الفضل کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو جو مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو بھی مطالعہ کروائیں۔ الفضل کا مطالعہ جہاں ان کی روحانی تربیت کیلئے مفید ہوگا۔ وہاں ان کی دنیوی تعلیم میں بہتری کا موجب بھی ہوگا اور ان میں جدید علوم کو سمجھنے اور استفادہ کرنے کی استعداد کو بہتر بنائے گا۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

ہر سفر جو میں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی پر اور جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے

جلسہ کے علاوہ دو بیوت کے سنگ بنیاد اور دو بیوت کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں

جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی ٹی وی کے ذریعہ جرمنی کے علاوہ آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ میں بھی جماعت کا پیغام پہنچا

مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو اسٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی

جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب میں شامل ہونے والے مختلف افراد کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور احمدیت سے متعلق نیک جذبات کا اظہار

آج کینیڈا، بیلجیئم اور آئرلینڈ کے جلسہ سالانہ کے علاوہ خدام الاحمدیہ یوکے کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ اس طرف خاص طور پر توجہ دیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 جولائی 2013ء بمطابق 5 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ ہر سفر جو مَیں کرتا ہوں اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ سالانہ جرمنی ہوا اور میں نے وہاں شمولیت کی۔ وہاں جلسہ کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ایسے نظارے دیکھے کہ اس بات پر یقین مزید پختہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدے ہر روز نئی شان سے پورے فرماتا ہے۔ امیر صاحب جرمنی مجھے کہنے لگے کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، میری اور میرے ساتھیوں کی سوچ سے بھی بالا ہے۔ جرمنی میں جرمن لوگوں اور جرمن پریس میں اس دفعہ اتنی دلچسپی ظاہر ہوئی ہے کہ جو پہلے نہیں ہوتی تھی۔ (بیوت) کے سنگِ بنیاد کے تقاریب ہوئیں۔ (بیوت) کے افتتاح کی تقاریب ہوئیں۔ پہلے سے بڑھ کر مقامی لوگوں کی دلچسپی نظر آئی۔ انتظامیہ کی بھی دلچسپی نظر آئی، پڑھے لکھے لوگوں کی دلچسپی نظر آئی، بلکہ چرچوں کے پادریوں کی بھی دلچسپی نظر آئی۔ جلسہ سالانہ ہوا تو اُس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے پہلے سے بڑھ کر دیکھے۔ بہرحال انسانی سوچ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ کم از کم جو کچھ وہاں ہوا، اُس سے پہلے گو جماعت جرمنی کی بہت اچھی توقعات تھیں کہ اس دفعہ انتظامات بہتر ہوں گے، لوگوں کی رسپانس اچھی ہوگی، لیکن یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اتنے وسیع طور پر انتظامات سے بڑھ کر اور توقعات سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔

اس وقت جیسا کہ میرا طریقہ کار ہے، ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا کچھ ذکر کروں گا، سفر کے حالات بیان کروں گا، دوسرے جلسہ کے کارکنان کا شکریہ بھی ادا کیا جاتا ہے، تو اس سلسلے میں کچھ جلسہ کے انتظامی معاملات اور شکریہ بھی ادا کروں گا۔

دس دن کا یہ سفر بہت مختصر تھا۔ یہاں سے جب میں وہاں گیا ہوں تو اس عرصے میں انہوں نے دو (بیوت) کی سنگ بنیاد رکھوائیں، دو (بیوت) کا افتتاح ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (بیوت) کا فنکشن نہایت کامیاب ہوتا رہا۔ اس لحاظ سے (دعوت الی اللہ) کا موقع ملا کہ (بیت) کے حوالے سے وہاں کے لوگوں کے جو کچھ تحفّظات ہیں، وہ دُور ہوئے۔ اُن کی مورفیلڈن میں ایک (بیت) سُبْحَان ہے، اُس کا سنگ بنیاد رکھا۔ (بیت) بیت العطاء فلورس ہائم میں ہے اُس کا افتتاح ہوا۔ یہ (بیت) جو ہے یہ پہلے سے تعمیر شدہ عمارت تھی اور اس کو خرید کر (بیت) میں اس کو تبدیل کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد نے اس عمارت کو (بیت) میں بدلنے کے لئے سات ہزار گھنٹے وقارِ عمل کیا ہے۔

پھر نوئے ویڈ کی بیت الرحیم ہے، اس کا افتتاح ہوا۔ اور بیت الحمید فلڈا کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ ان تمام فنکشنز میں وہاں مختلف مہمان، مقامی لوگ، میئرز، افسران، سیاستدان، مذہبی نمائندے مختلف جگہوں کے آئے ہوئے تھے۔

بیت العطاء جو ہے، وہاں صوبہ ہیسن کے سیکرٹری آف سٹیٹ، ڈاکٹر اوڈالف نے اپنے ایڈریس میں ایک تو مبارکباد پیش کی، پھر کہتے ہیں کہ میں دسمبر میں جامعہ کے افتتاح میں بھی شامل ہوا تھا اور (بیت) نور کے افتتاح کا بھی انہوں نے حوالہ دیا جو 1959ء میں ہوا، اور پھر جماعتی تعلیم، (دین حق) کی تعلیم اور احمدیوں کے رویّے کا ذکر کیا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں آپ کی جماعت کا نہایت احترام کرتا ہوں اور ہمارے ساتھ کام کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس بات پر بھی آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے ایسے مختلف پروگرام رکھے ہیں جن کی وجہ سے (دین حق) کی اچھی تصویر عوام الناس کے سامنے آئی ہے جس میں چیریٹی واک ہے، گلیوں کی صفائی ہے اور بچوں کی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

تنظیم کی مدد ہے، وقارِ عمل ہے۔تو اس طرح کے یہ بہت سارے تأثرات ہیں۔میں نے بیچ میں چند ایک واقعات لئے ہیں۔

اس (بیت) کی افتتاحی تقریب میں 270 کے قریب جرمن مہمان شامل ہوئے تھے اور چار مختلف علاقوں کے میئرز، سیکرٹری آف سٹیٹ، ایک سیاسی پارٹی کے ڈپٹی چیئرمین، نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر، چرچز کے پادری یا اُن کے نمائندے، پولیس کمشنر اور اسی طرح سیکرٹری کونسل کے نمائندے وغیرہ شامل ہوئے۔اسی طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جو مختلف احباب ہیں، وہ شامل ہوئے۔

بیت الحمید جو ہے اس میں وہاں کے فرسٹ کونسلر آف سٹی نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ فلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے، کئی دہائیوں سے یہاں اس جگہ پر مقیم ہے۔میں آپ لوگوں کے معاشرے کی مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔پھر آپ کا (بیت) بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔پھر انہوں نے کہا کہ ہماری زبان میں کہاوت ہے کہ باتوں کے بجائے اعمال کے ذریعہ انسان کا اندازہ لگایا کرو اور آپ کی طرف سے اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے ہیں اور نمایاں ہیں اور یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے اور اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔

اسی طرح ایک لوکل مہمان نے تبصرہ کیا۔اکیاسی (81) سال ان کی عمر ہے اور انہوں نے وہاں میرا ایڈریس بھی سنا۔اس کے بعد کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے جو باتیں بیان کی ہیں یعنی (دین حق) کی ترقی کی باتیں، اپنی زندگی میں تو شاید نہ دیکھ سکوں، لیکن تم دیکھو گے کہ آپ کے بانی جماعت جن کے متعلق میں نے انٹرنیٹ پر پڑھا ہے، ان کے پیغام کو دنیا قبول کرے گی اور حقیقی (دین) ان کے ذریعہ سے پھیلے گا۔پھر وہ اگلے دن دوبارہ تشریف لے آئے اور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں آپ کے مذہب کی سچائی کو پالیا ہے۔مجھے نماز سکھاؤ تا کہ میں دعا کر سکوں۔

پھر اس پروگرام کے آخر پر ضلع کونسل کے صدر وہاں کے مقامی صدر جماعت کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ کے امام ہماری ضلعی کونسل کے ہیڈ آفس آئیں۔ہم نے خطاب سنا ہے اور بہت سے سیاستدانوں نے اس خطاب کو ایک روشن خطاب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے امام جماعت کے اس خطاب نے ہماری عقلوں کو جِلاء بخشی ہے اور ہمارے دل پر اثر کیا ہے۔

وہاں کے صدر صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے لوگ مسلسل (بیت) دیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ہمیشہ جہاں (بیوت) تعمیر ہوتی ہیں وہاں (دعوت الی اللہ) کے نئے راستے کھلتے ہیں اور تعارف بڑھتا ہے۔تو وہ کہتے ہیں کہ ابھی تک (دو دن کے بعد انہوں نے رپورٹ دی تھی کہ) پانچ سو سے زائد افراد آچکے ہیں اور بہت ساروں نے (دین حق) کی تعلیم جاننے سے متعلق بہت دلچسپی دکھائی ہے۔بلکہ یہ کہتے ہیں کہ بعض افراد کو دیکھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ یہ باہر سے آنے والے مہمان نہیں ہیں بلکہ ہماری جماعت کے ہی ممبر ہیں۔

ایک خاتون اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ مجھے آپ کے امام کو دیکھ کر اور اُن کا خطاب سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی، عیسائیت کے بارے میں نہایت کشادہ دلی رکھتے ہیں اور Love for all, Hatred for none کا نعرہ ہم نے بہت بار سنا ہے۔اور پھر یہ کہتی ہیں کہ بہت ساری باتیں ایسی ہیں جو ہمیں جوڑتی ہیں نہ کہ جدا کرتی ہیں۔مذاہب کے بارے میں انسان کے لئے غور کرنا لازمی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ ایک دوسرے میں اتنا فرق اور اختلاف موجود نہیں ہے۔

ایک دوست نے اظہار کیا کہ جو پیغام خلیفہ نے پہلے دیا تھا وہ یہ تھا کہ (دین حق) رواداری کا مذہب ہے اور یہ ایک نہایت ضروری پیغام ہے جس کی آپ کے امام جماعت بار بار وضاحت فرما رہے ہیں (یہ پہلے بھی شامل ہو چکے ہیں فنکشن میں)۔

پھر ایک دوست نے کہا کہ مجھے بہت اچھا محسوس ہوا ہے کہ یہاں محبت اور پیار کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔مَیں خود تو فعّال پروٹسٹنٹ عیسائی ہوں اور ہمارے لئے بھی جدید عہد ناموں میں لفظ محبت نہایت اہم ہے لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے اس لفظ کو چرچ میں اتنی بار سنا ہو۔اس بات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں اتنا علم تو نہیں تھا لیکن جو محبت مجھے یہاں ملی ہے یہ ہر جگہ نہیں ملتی۔وہ کہتے ہیں کہ یہ تو سب کو معلوم ہے اور مجھے اس کو چھپانے کی ضرورت بھی نہیں کہ (دین حق) کے بارے میں جرمنی میں لوگوں کو بہت سے تعصّبات ہیں اور میڈیا کی وجہ سے غلط تصویر دکھائی جاتی ہے۔اکثر (-) کو ذاتی طور پر جانتے ہی نہیں۔میرا خیال ہے کہ ہر اس جگہ پر جہاں ذاتی تعلق قائم ہو جائیں وہاں معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل بات کیا ہے؟

اسی طرح ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے بھی میرے انٹرویو لئے جس میں (دین) کی حقیقی تعلیم اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی ضرورت اور (بیوت) میں کردار کے بارے میں سوال کئے گئے اور اس طرح تقریباً مجموعی طور پر تیس اخبارات، تین ریڈیو سٹیشنز اور پانچ ٹی وی چینلز نے ہمارے ان فنکشنز کو کوریج دی۔جرمنی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔جرمنی کے دوسرے چینلز زیڈ ایف (ZF)، زیڈ ٹی ایف (ZTF) نے فلڈا کی (بیت) کی سنگ بنیاد کی تقریب کے متعلق 27 جون کو تقریباً تین منٹ کی خبر نشر کی اور اُس میں مجھے (بیت) کی بنیاد رکھتے ہوئے بھی دکھایا گیا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔

پرنٹ میڈیا کے ذریعہ، اخبارات کے ذریعہ مجموعی طور پر بارہ لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔اور نیشنل ٹی وی پر کوریج کے ذریعہ پورے جرمنی میں میری تصویر کے ساتھ جماعت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔انٹرنیشنل سیٹ تھری (International SAT 3) جو کہ جرمنی اور آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کا مشترکہ چینل ہے، اس ٹی وی پر جلسہ کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔اس طرح ٹی وی کے ذریعہ تین ممالک میں جماعت کا پیغام پہنچا ہے جس کی کم از کم جرمنی کی جماعت کو توقع نہیں تھی۔

اخبار Main-Taunus-Kurier نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں کہا۔یہ جگہ جس کو ہم نے اب (بیت) میں کنورٹ (convert) کیا ہے یہ پہلے ایک مارکیٹ تھی کہ جہاں بہت ساری چیزیں پیسوں کے عوض دی جاتی تھیں جو کہ جسمانی ضروریات کے لئے ہوتی تھی، (بیت) میں بھی کچھ ہوتا ہے، خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن مفت چیز ملتی ہے اور وہاں روحانی چیز ملتی ہے۔یہ اخبار خبر لگا رہا ہے۔اور پھر چندوں کے بارے میں بتایا۔وہاں جماعت کو جرمنی میں سرکاری طور پر وہ سٹیٹس (Status) مل گیا ہے کہ اب جماعت وہاں اپنے سکول بھی کھول سکتی ہے بلکہ اور دوسرے پروگرام کر سکتی ہے بلکہ چرچ کی طرح ایک حد تک ٹیکس کی طرز کا ٹیکس وصول کر سکتی ہے۔

اُس پر میں نے اُنہیں کہا تھا کہ جماعت چندے دیتی ہے اور خوشی سے دیتی ہے اور یہ (بیت) بھی قربانی کر کے جماعت نے بنائی ہے اس لئے ہمیں کسی ٹیکس کی ضرورت نہیں، نہ اس بنیاد پر گورنمنٹ سے کسی مدد کی ضرورت ہے، نہ لوگوں سے زبردستی کرنے کی ضرورت ہے۔ہمارے احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خود قربانیاں دے کر جماعت کے لئے خرچ کرتے ہیں، (بیوت) کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

خلافت اور جماعت کا جو تعلق ہے یہ غیروں کو بھی بہت زیادہ نظر آتا ہے۔ایک مہمان لکھتے ہیں کہ احمدی اپنے خلیفہ سے جو محبت کرتے ہیں اُس کی مثال دنیا کے تعلقات میں نہیں ملتی۔احمدیوں کا اپنے خلیفہ کا قریب سے دیدار ایک ناقابلِ فراموش (بات) ہے اور اسی طرح خلافت کا جماعت سے اور جماعت کا خلافت سے جو یہ تعلق ہے، یہ غیر بھی اب محسوس کر رہے ہیں۔اور بہت سارے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا۔

بعض چیزیں اکثر کی مشترک ہیں۔ایک ہی طرح کی باتیں ہیں۔بعض اظہار ہیں، جذبات ہیں، اُن کو مَیں چھوڑتا ہوں۔

پھر جب میں نے اُن کو یہ کہا کہ ہمیں جماعت کی اور (دین حق) کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مذہب کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہ (بیت) اس مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی تو اس کو اخباروں نے بہت زیادہ ہائی لائٹ (Highlight) کیا اور درجنوں کے حساب سے انہوں نے جو انٹرنیٹ اپنے پر ویب سائٹس ہیں اُن میں بھی (بیوت) کی تصاویر دیں اور اس پر عام ہیں۔یہ تو (بیوت) کے ذریعہ سے اس بہت سارے علاقے میں (دعوت الی اللہ) ہوئی۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ذریعہ کی جو رپورٹ ہے وہ یہ ہے کہ اس سال فرانس اور بیلجیم سے آنے والے نومبائعین اور زیر (دعوت) دوستوں کے علاوہ مالٹا، اسٹونیا، آئس لینڈ، لیتھوینیا، ہنگری، لیٹویہ، رشیا، تاجکستان، قرغزستان، کوسوو، البانیا، بلغاریہ اور میسی ڈونیا سے بھی وفود آئے تھے اور ان میں غیر......دوست بھی شامل تھے، جو جماعت سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ بھی شامل تھے، زیر (دعوت) بھی شامل تھے، احمدی بھی شامل تھے۔ بلغاریہ کا ایک بہت بڑا وفد تھا جو اسّی (80) افراد پر مشتمل تھا۔ میسی ڈونیا سے ترپن (53) افراد پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں پندرہ عیسائی تھے، دس غیر احمدی تھے اور بائیس احمدی تھے۔ اور یہ لوگ ہزاروں میل سفر کر کے آئے تھے اور ہر ایک کا یہی تأثر تھا کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے ہم بے حد متأثر ہوئے ہیں اور احمدیوں نے تو برملا کہا کہ جلسہ نے ہمارے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کر دی ہے اور غیروں کے یہ تاثرات تھے کہ ایسے نظارے ہم نے کہیں نہیں دیکھے۔

جرمنی کا جلسہ بھی یورپ اور خاص طور پر مشرقی یورپ اُن علاقوں کے لئے ایک مرکز بن گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے مختلف ممالک کے لوگوں کا آنا جانا آسانی سے ہے اس لئے (دینی) میدان بھی وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرح ہمیشہ ہمارے بچوں کے پانی پلانے اور خدمت کرنے کے بارے میں، بوڑھوں کی خدمت کرنے کے بارے میں، ایک نظام کے تحت ہر کام ہونے کے بارے میں تأثرات کا اکثر عموماً اظہار ہوتا ہے تو اس عمومی خیال کا ہر ایک نے وہاں اظہار کیا۔ بلکہ بعضوں نے تو کہا کہ ہمارے لئے تو یہ معجزہ ہے۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک تراجہ ایمیلیجا (Traja Emilija) صاحبہ عیسائی خاتون ہیں، وہاں انگریزی کی پروفیسر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں، ہر چیز ایک نظام کے تحت منظّم طور پر ہو رہی تھی۔ بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے جس سے نظر آیا کہ آپ کی جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔ کہتی ہیں کہ یہاں آپ کے امام جماعت کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ (دینِ حق) کیا ہے اور (دینِ حق) کا مطلب محبت، عزت افزائی اور سب کے لئے امن ہے۔ کہتی ہیں جلسہ نے ہمیں بدل کے رکھ دیا ہے اور ہم نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی ہے۔ گویا صرف احمدیوں پر اثر نہیں ہوتا، عیسائیوں پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اثر ہوتا ہے۔

میسی ڈونیا کے ایک ڈاکٹر اورہام (Orham) صاحب ہیں۔ جلسہ پر وفد کے ساتھ آئے۔ کہتے ہیں کہ میں ڈاکٹر ہوں۔ بلقان اور مقدونیہ میں گزشتہ لڑی جانے والی تین جنگوں کے زخمیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ قومیت کے فرق کے بغیر میں نے لوگوں کی خدمت کی ہے۔ اس جلسہ میں میں نے دیکھا کہ مختلف قوموں کے افراد میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں تھا۔ یہاں میں نے خلیفۂ وقت کی تقریریں سنیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے اپنی اصل جگہ مل گئی ہے اور یہ کہ اب مجھے اس تبدیلی سے گزرنا ہو گا اور انہوں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ جلسہ کے آخری دنوں میں انہوں نے بیعت کی۔ کہتے ہیں میں حج پر بھی گیا تھا، وہاں مَیں نے دیکھا کہ (-) کیا ہوتے ہیں۔ وہاں تو میں نے (دین) کے خلاف سیاست ہی دیکھی ہے۔ یعنی (-) کے قول اور فعل میں بڑا تضاد تھا اور سیاست زیادہ تھی۔ کہتے ہیں اُن کے ساتھ دل مطمئن نہیں ہو سکتا تھا۔ اور جماعت جو ریفارم پیش کرتی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ جماعت کسی کو (دین) سے نہیں نکالتی بلکہ (دین) میں اُسے مضبوط کرتی ہے۔ اور کہتے ہیں اب میں نے احمدیت قبول کر لی ہے اور میرے لئے یہی صراطِ مستقیم ہے۔ کہتے ہیں کہ حیرت انگیز بات ہے، اتنا بڑا مجمع اور کوئی پولیس والا نہیں۔ یہ دیکھ کر بھی حیرت ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کو بھی تسلی ہے کہ یہاں کوئی جھگڑا نہیں ہو گا۔ پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت نے جو بعض امور پیش کئے وہ کسی مولوی سے کبھی نہیں سنے۔ یہ سب کچھ اتنا واضح تھا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ مَیں اب آپ کے ساتھ ہوں جس میں ایک خلیفہ موجود ہے۔ جب مجھے علم ہوا کہ ایک خلیفہ موجود ہیں تو مَیں سمجھا کہ مجھے راستہ مل گیا ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ اور رہنمائی کی ضرورت ہے۔

پھر میسی ڈونیا کے ایک نوجوان بائیرم ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نئے احمدی ہیں اور اس سے پہلے (-) تھے بلکہ ایک ایسے کٹر (-) خاندان سے تھے جو (-) طبع ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں میرے دادا غیر احمدی مولوی ہیں اور اُن کی طرف سے قبولیت احمدیت پر بہت مخالفت کی گئی۔ مخالفت کی وجہ سے چھ مہینے کے لئے گھر سے ان کو نکلنا پڑا لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ بعد میں ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی اور یہاں جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک نظم پڑھنے کی بھی اجازت چاہی جو میسی ڈونیا کے لوگوں نے ہی لکھی تھی۔ تو میں نے کہا ہاں آپ پڑھیں۔ یہ نظم انہوں نے اور اُن کے ساتھ کچھ اور بچوں نے ایسے انداز میں پڑھی کہ وہاں ایک عجیب ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ ایم ٹی اے والے انشاء اللہ دکھائیں گے۔ ایک تو آواز بھی اُن کی اچھی تھی، پھر وہیں کے لوکل بچے بھی بیچ میں شامل ہوئے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مدح تھی اور حضرت مسیح موعود کی آمد کے بارے میں ذکر تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تو تھا کہ ہمیں جلسہ پر پڑھنے کا موقع دیا جائے لیکن موقع نہیں ملا۔ تو بہر حال انہوں نے نظم پڑھ کر سنائی۔

جرمنی کی انتظامیہ کو مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اگر ایسے لوگ نظمیں پڑھنا چاہیں تو اُن کو جلسہ کے بعد میں پڑھنے کے لئے اجازت دیا کریں، بجائے اس کے کہ صرف اردو کی نظمیں پڑھی جایا کریں۔ مختلف لوگ ہوتے ہیں، مختلف قومیتیں ہوتی ہیں اُن کو اجازت ملنی چاہئے۔ لجنہ میں بھی اس دفعہ جرمن نظم پڑھنے والوں کا شکوہ ہے کہ اُن کو بہت تھوڑا موقع ملا اور آخر میں اردو نظمیں زیادہ پڑھی گئیں۔ اس لئے اُن کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

بیلجیم کے ایک مقامی دوست ہیں، یہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کی باہمی اخوت، پیار و محبت اور انسانیت کی خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ کہتے ہیں میں نے دو سال سے جماعت کی تعلیم پر ریسرچ کی ہے۔ میں (-) بھی تھا لیکن اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا۔ میں نے ایک روز خواب میں (نداء) کی آواز سنی تو میں نے سوچا کہ مجھے نماز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ یعنی (دینِ حق) کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ آج جب میں نے خلیفۂ وقت کا مہمانوں سے خطاب سنا (یہ جرمن مہمانوں سے انگلش میں تھا) تو اس نے میرے اندر تبدیلی پیدا کر دی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو جاؤں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔

پھر ہمارے وہاں کے ایاد عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جلسہ کے پہلے روز شام کو ایک گھانین زیر (دعوت) دوست کو صدر صاحب جماعت ایک جگہ کے لے کر آئے تو یہ پتہ لگا کہ نوجوان کا دل جماعت کی طرف سے صاف ہے بلکہ تقریباً احمدی ہیں۔ لیکن پوچھنے پر بتایا کہ بیعت ابھی نہیں کر سکتا کیونکہ بعض مشکلات ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں اُس وقت تو چلے گئے اور رات کو سونے کے لئے جب آئے تو بڑے جوش سے کہنے لگے کہ اب میں نے خلیفہ وقت کا پیغام یعنی تقریر جو جرمن مہمانوں کے سامنے تھی، وہ خطاب سن لیا ہے اب کوئی وجہ باقی نہیں رہی کہ میں احمدی نہ ہوں۔ چنانچہ ابھی بیعت کر کے آ گیا ہوں۔

ایک عیسائی دوست جلسہ میں شامل ہوئے، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ کی تقریر سن کر بہت خوشی محسوس ہوئی کیونکہ انہوں نے اختصار کے ساتھ مگر نہایت وضاحت سے بیان کر دیا کہ (دینِ حق) کا نظریہ کیا ہے؟ اور (دینِ حق) کی تعلیم کیا سبق دیتی ہے؟ مَیں اپنے عیسائیوں سے بھی ایسے ہی واضح اور سیدھی بات سننا چاہتا ہوں لیکن اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ اور ہم بہت ہی کم ہیں جو بالکل واضح اور سیدھی بات کر سکتے ہیں۔

ایک خاتون نے کہا کہ مجھے یہاں آ کر نئی باتیں سیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ بہت سی باتوں کا جن کے بارے میں مَیں سمجھتی تھی کہ مجھے علم ہے، اُن کا مجھے یہاں آ کر نئے انداز سے پتہ چلا ہے۔ اور کہتی ہیں مَیں نے خلیفہ کے خطاب سے بہت کچھ سنا اور بہت متاثر ہوئی۔ انہوں نے پیچیدہ اور مشکل موضوعات کے بارے میں بات کی۔ ایسے موضوعات کے بارے میں بیان کیا جن کے بارے میں تھیولوجئین (Theologian) بہت سی کتابیں لکھ دیتے ہیں تا کہ ان کو سمجھا جا سکے۔ لیکن انہوں نے یہ ساری باتیں بہت ہی آسان طریق سے اور انتہائی پیارے انداز کے ساتھ بیان کر دیں اور اس کا معیار بھی ایک ہی رکھا تا کہ سب سمجھ سکیں۔ خلیفہ نے (دینِ حق) کی تعلیم اور خدا تعالیٰ کے بارے میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ہر شخص اُسے سمجھ سکتا تھا، کسی قسم کی کوئی غلط فہمی پیدا نہیں کی۔

پھرانہوں نے کہا جماعت بھی بالکل مختلف ہے۔

پھر ہمارے ایک احمدی بتاتے ہیں کہ ایک جرمن نوجوان میرے پاس اپنے احمدی دوستوں کے ہمراہ آیا اور کہنے لگا کہ میں عیسائی ہوں۔ جب اُس کے ساتھ بات چیت کا ایک سلسلہ چل نکلا تو وہ (-) کی طرح بات کرنے لگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بہت عقیدت اور احترام کے ساتھ مکمل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا۔ اور ساتھ ہی کہنے لگا کہ ابھی نماز کا وقت ہے میں وضو کر کے آیا ہوں اور خلیفہ وقت کے پیچھے نماز ادا کرنی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ لگتا ہے کہ آپ نے شروع میں خود کو عیسائی کہا تھا لیکن جس طرح آپ باتیں کر رہے ہیں آپ (-) لگتے ہیں۔ کہنے لگا کہ چھ ماہ قبل احمدیت سے تعارف ہوا تھا۔ Life of Muhammad کتاب میں نے پڑھی ہے اور اپنے پادری سے بات کی تو وہ کوئی جواب نہیں دے سکا۔ میرا دل بدل چکا تھا۔ عیسائیت تو ترک کر ہی چکا تھا، اب پوری توجہ (دین حق) کی طرف ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کچھ اندازہ ہوا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باقی روکیں بھی دور کر دے۔

لیتھوینیا سے ایک جرمن زبان کے استاد کارل ہائنس آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ پہلی مرتبہ جماعت کا اتنا تفصیلی اور اچھا تعارف ہوا ہے۔ جلسہ سے قبل (دین حق) کے بارے میں منفی خیالات تھے جو کہ مکمل طور پر بدل گئے ہیں۔ میں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ مذاہب کے مابین بہت ساری باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً خدا کا تصور، خدا کی رحمتیں وغیرہ۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میرے ذہن میں ایک الجھن تھی کہ لوگ تالیوں کے بجائے نعرے کیوں لگا رہے ہیں؟ تالیوں سے خوشی کا اظہار ہونا چاہئے۔ اس الجھن کا نہایت خوش اسلوبی سے امام جماعت نے مجھے جواب دیا، (میرے سے ان کی باتیں بھی ہوئی تھیں) اور یہ کہہ کر تسلی بخش جواب دیا کہ تالیاں خوشی کے اظہار کے لئے ضرور ہیں مگر نعروں میں خوشی کا اظہار بھی ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی ہے۔

مارک ماؤنٹے بیلو(Mark Montebello)، یہ ایک عیسائی پادری ہیں اور یونیورسٹی آف مالٹا میں فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے ہیں۔ وہاں نقاد پادری کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں پر بھی آزادانہ رائے پیش کرتے رہتے ہیں۔ چرچ کی بعض پالیسیوں سے اختلاف بھی رکھتے ہیں اور میڈیا وغیرہ پر اظہار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی اصول کی فلاسفی کتاب پڑھی تھی اور خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "...... response to contemporary issues" پڑھی تھی۔ پھر انہوں نے "مسیح ہندوستان میں" پڑھی۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شمولیت سے جماعت سے متعلق ہمارے مثبت تاثرات میں اضافہ ہوا ہے اور اب ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک نہایت امن پسند جماعت ہے اور انہوں نے وہاں سے "اَلَیْسَ اللّٰہُ ......" کی انگوٹھی بھی خریدی اور پہلے اس کے معنی پوچھے کہ کیا معنی ہیں؟ کہتے ہیں یہ تو ایسی عبارت ہے جس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔ میرے سے ان کی ملاقات بھی ہوئی۔ پوپ کے بارے میں سوالات کرتے رہے کہ آپ نے ان سے کبھی کوئی رابطہ کیا۔ میں نے کہا ہم نے ایک دفعہ رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی، رابطہ تو نہیں ہوا تھا لیکن بہر حال اُن کو میں نے دنیا کے امن کے بارے میں خط لکھا تھا تو باوجود اس کے کہ دستی خط اُن کو دیا گیا تھا انہوں نے اس کو acknowledge تک نہیں کیا۔ اس پر مایوسی سے بیچارے مسکرا کے رہ گئے۔

اس بارے میں ایک پرانا واقعہ بھی بتا دوں، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب (بیت) فضل کی بنیاد رکھی تو میرا خیال ہے کہ شروع میں انہوں نے ایک وقت جب دورہ کیا تھا تو اٹلی بھی گئے تھے۔ وہاں پوپ سے رابطے کی کوشش کی گئی اور جب رابطہ کیا تو پوپ نے جواب دیا کہ میرا جو محل ہے وہ ابھی زیرِ تعمیر ہے، مرمتیں ہو رہی ہیں اس لئے ملاقات مشکل ہے۔ اخباری نمائندے، پریس والے وہاں آئے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے پوچھا کہ آپ پوپ سے ملیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں، مَیں نے ملنے کی خواہش کی تھی اور یہ اُس کا جواب ہے۔ اخباری نمائندوں نے اسی طرح اپنے اخبار میں خبر لگا دی کہ پوپ نے امام جماعت احمدیہ کو یہ جواب دیا ہے کہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اس لئے ملاقات مشکل ہے اور نیچے لکھ دیا کہ امید ہے احمدی خلیفہ سے ملنے سے بچنے کیلئے اُن کا محل کبھی تعمیر ہی نہیں ہوگا۔ تو بہر حال ہمارا جو کام ہے ہم نے کئے جانا ہے۔

پھر ایک احمدی ہیں اشیر علی صاحب قرغزستان سے آئے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے 2007ء میں بیعت کی تھی لیکن ہمارے پاس (بیت) نہیں تو جماعت احمدیہ کی (بیت) میں نماز پڑھنے کی خواہش تھی۔ وہ پہلے آ گئے تھے۔ (بیوت) کے افتتاح میں بھی شامل ہوتے رہے۔ یہاں آ کر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خواہش پوری فرمائی۔

پھر قاراقل اسماعیلو صاحب ہیں، یہ بھی یہاں رہے اور اپنی احمدیت کی قبولیت پر شکر گزاری کرتے رہے۔ جلسے میں شمولیت پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے رہے۔

نائیجر کے رہنے والے ایک دوست صالح یحییٰ بیلجیئم میں رہتے ہیں، جو (-) تھے، یہاں آئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے افریقہ میں بہت سے علماء کی تقریریں سنی ہیں لیکن وہ اثر اور فائدہ جو مجھے خلیفہ وقت کی تقریر سن کر ہوا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور میں نے اس جماعت کو بڑے قریب سے دیکھا ہے اور میں نے اس جلسہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

اسی طرح ایک مراکشی دوست جموعی توفیق صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے تقلیدی (-) کی تفاسیر بھی پڑھی ہیں اور جماعت احمدیہ کی لکھی ہوئی تفاسیر بھی پڑھی ہیں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اصل تفاسیر وہی ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور مختلف مسائل ان کے حل ہوتے رہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے تو پورا اطمینان تھا۔ میں نے احمدیت قبول کر لی اور یہاں جلسہ پر آ کے میرے بیوی بچوں نے بھی بیعت کر لی ہے۔

نائیجر کے ایک اور دوست ہیں، یہ بھی (-) تھے۔ کہتے ہیں: میں ہمیشہ سوچا کرتا تھا کہ اگر کوئی نبی زندہ رہنے والا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے چاہئیں، نہ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ یہاں بیلجیئم آ کے احمدیوں سے رابطہ ہوا تو میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا اور پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا، انہوں نے بھی کہا کہ جماعت تو سچی لگتی ہے۔ پھر مجھے خلافت اور اُس کی برکات کا مسئلہ جلد ہی سمجھ آ گیا۔ میں اس جماعت کو پا کر جس کا ایک امام اور ایک خلیفہ ہے بہت خوش ہوا۔ کیونکہ ...... نے تب تک ہی ترقی کی جب تک ان میں خلافت رہی۔ کہتے ہیں مجھے اس جماعت میں جو سب سے اچھی بات لگی وہ یہ ہے کہ جماعت ہمیشہ جو بات پیش کرتی ہے اُس بات کی تائید میں ہمیشہ قرآن اور حدیث کا حوالہ دیتی ہے۔ پہلے بیعت نہیں کی تھی، آخری دن پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

پھر بَاخْماتُوْ صاحب ہیں، یہ بھی قرغزستان کے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ پہلے مَیں سوچا کرتا تھا کبھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگی کہ نہیں۔ یہ پہلے سے احمدی تھے اور پھر جو سب کچھ میں نے دیکھا تو اب میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے۔

قرغزستان کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعا کریں، اُن کے بھی حالات آجکل کافی سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اور یہ نام نہاد (-) جنہوں نے وہاں فساد کھڑا کیا ہوا ہے اللہ ان کو یا عقل دے یا خود پکڑ کا سامان کرے۔

ایک نومبائع لبنانی ہیں، اُس نے بتایا کہ ایک دن میرا ایک تیرہ سال کا بچہ مجھے کہنے لگا کہ آپ ہر وقت ہمیں آخری زمانے کے فتنوں سے ڈراتے رہتے ہیں، یہ تو بتائیں کہ یہ آخری زمانہ کب آئے گا؟ مَیں نے جواب دیا کہ اس زمانے میں تو شاید ابھی سینکڑوں سال رہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے بلکہ ہم آخری زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ (یہ بارہ تیرہ سال کا بچہ اُن کو کہہ رہا ہے)۔ پھر بچے نے اُس کو کہا کہ آپ دجّال کے بارے میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ ایک عجیب الخلقت شخص ہوگا، یہ بھی درست نہیں ہے، کیونکہ دجّال کسی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ اس سے مراد ایک قوم ہے اور ایسا دجّال ظاہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہم دجال کے زمانے میں ہی رہ رہے ہیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر میں سخت حیران ہوا اور اُس سے پوچھا تمہیں یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے کے دوران ایک دن میں نے ایم ٹی اے کی جرمن نشریات دیکھی ہیں اور اُس کے بعد مَیں مسلسل وہ دیکھتا ہوں اور یہ معلومات مجھے وہاں سے ملی ہیں۔ باپ کہتا ہے کہ چونکہ مجھے جرمن نہیں آتی تھی اس لئے مَیں اکثر اپنے بچے سے کہتا اچھا مجھے پروگرام سناؤ اور

ترجمہ کرکے بتاؤ اور میری اس سے بحث ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے اس پر ایک دن بڑا غصہ آیا اور میں نے کہا خبردار جو تم نے آج کے بعد اس چینل کو دیکھا۔لیکن باپ کہنے لگا کہ اندر ہی اندر بیٹے کی باتوں میں معقولیت دکھائی دی۔ پھر مَیں نے اپنے طور پر جماعت کے بارے میں لوگوں سے پوچھنا شروع کیا تو شکر ہے کہ اتفاق سے دو پاکستانی احمدی ان کو مل گئے۔اور پھر مجھے اُن سے باتیں کر کے سمجھ آئی جو میرا بیٹا کہتا تھا درست تھا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے پھر بیعت کر لی۔

بوسنیا کے ایک اور دوست ہیں۔وہ کہتے ہیں یہاں جلسہ پر آ کے تو میرے پر ایک خاص اثر ہوا ہے۔دعا کریں کہ جب میں واپس جاؤں تو یہ اثر قائم رہے۔

اسی طرح قرغزستان کے ایک اور دوست تھے۔وہ کہتے ہیں کہ یہاں جلسہ پر مجھے عجیب نظارہ نظر آیا اور پھر انہوں نے بڑی محبت سے مجھے کہا کہ بڑے عرصے سے میں نے بیعت کی تھی اور کچھ سال پہلے میں حج کے لئے گیا تھا اور آبِ زمزم وہاں سے لے کے آیا تھا اور سوچا تھا کہ جب بھی خلیفہ وقت سے ملاقات ہوگی تو دوں گا۔چنانچہ انہوں نے اپنی محبت کا اظہار کیا اور وہ پانی مجھے دیا۔

اسی طرح ایک الجزائری دوست تھے۔انہوں نے بھی کہا کہ دو افراد ایسے تھے جو مہاجرین کو (دعوت الی اللہ) کر رہے تھے۔میں نے ان کی باتوں میں امام مہدی کے آنے کی خبر سنی تو سخت برہم ہوا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ان شیاطین کے آنے سے یہاں پر موجود فرشتے چلے گئے ہیں۔ کہتے ہیں شروع شروع میں تو اُن کے ساتھ میری گفتگو تمسخرانہ تھی لیکن محسوس ہونے لگا کہ میری ہر بات اُن کے سامنے غلط ثابت ہوتی ہے جبکہ اُن کے پاس ان کے ہر دعوے کی قوی دلیل تھی۔مجبور ہو کر مَیں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں کسی مولوی سے رہنمائی لیتا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے ایک معروف عربی چینل سے رابطہ کیا۔کہتے ہیں پہلے مَیں اس چینل پر مختلف سوالات اور فتاویٰ کے لئے فون کیا کرتا تھا تو کئی بار فون کرنے کے بعد ہمیں کوئی مناسب جواب ملتا تھا۔اب جب میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں فون کیا تو انہوں نے کہا کہ تم فون رکھو ہم خود تمہیں فون کرتے ہیں۔اور پھر انہوں نے ہمیں فون کر کے کہا کہ احمدی تو پکے کافر ہیں، ان سے بچ کے رہو۔یہی نہیں بلکہ اب تقریباً ہر روز تین چار دفعہ اس چینل کی طرف سے ہمیں فون آنے لگا اور ہر بار ہمیں جماعت کے کفر کے بارے میں فتویٰ سنایا جاتا۔کہتا ہے کہ جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے۔لیکن مولویوں کے فتوے سنتا تو جماعت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا۔ پھر کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی وجہ سے حق واضح ہو گیا۔اور جلسہ پر آنے کی مجھے دعوت دی۔ یہاں جب میں نے دیکھا کہ مختلف قومیتوں کے لوگ ہیں تو میں نے سوچا کہ کیا مَیں ہی سچا ہوں، یہ سب جھوٹے ہیں۔اس کے بعد دلی اطمینان ہوا اور بیعت کر لی۔

پھر نائیجر سے ہی ایک دوست تھے ابوزیدی صاحب۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں آنے سے قبل میں احمدی نہیں تھا لیکن جلسہ نے میری کایا پلٹ دی ہے۔اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔کیونکہ یہ جماعت اُسی حقیقی (دین) پر عمل پیرا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا۔اس بات پر میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں۔

بوسنیا کے ایک احمدی کہنے لگے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے وہ ہر قسم کے گناہ اور بدکاری میں گرفتار تھے۔لیکن یہاں جلسہ میں آ کر انہیں دلی اطمینان ہوا ہے اور اب وہ ایک پاک زندگی (دینی) تعلیمات کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں۔جلسہ کا یہ ماحول دیکھ کر اور خصوصاً خلیفہ وقت کی تقریریں وغیرہ سن کر، نمازیں پڑھ کر یہاں اُنہیں ایک عجیب حیرت انگیز تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔تو بڑے درد سے انہوں نے دعا کے لئے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک رستوں پر قائم رکھے۔

ایک ترک نوجوان نے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی۔ہیمبرگ سے روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ وہ ابھی بیعت نہیں کریں گے کیونکہ اُن کے ساتھ کچھ گھریلو مسائل ہیں۔جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے بعد تیسرے دن صبح تک وہ بیعت کے لئے پوری طرح تیار نہ تھے لیکن بیعت پروگرام سے پہلے وہ اُس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ بیعت کے وقت اور بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ وہ روتے ہی جا رہے تھے اور اُن سے بات کرنی مشکل تھی۔ وہ کہتے تھے کہ بیعت کا نظارہ دیکھ کر اُن سے رہا نہیں گیا اور کسی غیبی طاقت نے اُنہیں بیعت میں شامل کیا۔

اسی طرح نائیجر کے ایک باشندے کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ میں آنے سے پہلے بیعت کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا لیکن یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ لوگوں میں اپنے خلیفہ کو دیکھنے کے لئے کتنی تڑپ ہے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے کتنی محبت ہے؟ تو اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو جاؤں گا۔

تو اللہ تعالیٰ مختلف ذریعے لوگوں کی اصلاح کے لئے بناتا رہتا ہے۔بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیعت میں سولہ قوموں کے سڑسٹھ افراد نے بیعت کی۔اڑتالیس مرد اور انیس خواتین تھیں۔

اب مختصراً انتظامی باتیں۔جرمنی میں جلسہ گاہ میں جو اُن کا مین ہال (Main Hall) ہے، پہلے اُسی کے اندر ایم ٹی اے کی وین کھڑی کرتے تھے اور ٹرانسلیشن کیبن وہیں ہوتے تھے۔اس دفعہ انہوں نے باہر نکالے ہیں جس کی وجہ سے بعض ترجموں میں شور اور آواز آتی رہی، ڈسٹرب ہوتے رہے۔تو یہ دقّت تھی۔ اُن کو نوٹ کرنی چاہئے۔امید ہے آئندہ انشاء اللہ اُسے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔اسی طرح عورتوں میں بعض ٹرانسلیشنز (Translations) کی سہولت نہیں تھی۔اس لئے عورتوں کو ٹرانسلیشن کے وقت مردوں کے ہال میں آ کر بیٹھنا پڑتا تھا۔حالانکہ اب تو ایسا نظام ہے، اس زمانے میں ایسی سہولتیں آ چکی ہیں کہ ٹرانسلیشن کی سہولت ہر جگہ ہونی چاہئے، چلتے پھرتے بھی ہونی چاہئے بلکہ یہاں یوکے (UK) میں تو اسی طرح ہے، ہر جگہ آپ لے جا سکتے ہیں۔

پھر آواز میں اس دفعہ بہرحال بہتری تھی، لیکن ابھی بھی کچھ گونج تھی۔اس کی وجہ سے جمعہ والے دن مجھے پوچھنا پڑا کہ آواز صحیح آ رہی ہے کہ نہیں کیونکہ مجھے اپنی آواز واپس لوٹ آتی تھی۔

تو آواز کے لحاظ سے، انتظامی لحاظ سے اور زبان کے ترجموں کے لحاظ سے یہ چند کمیاں تھیں۔ جرمنی کی جماعت کو ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار ایک سو کارکن اور تین ہزار سات سو کارکنات نے یہ کام کیا اور اُس سے پہلے وقارِ عمل بھی ہوتا رہا۔سو سے ڈیڑھ سو خدام نے روزانہ چودہ گھنٹے وقارِ عمل کر کے جلسہ کے انتظامات کو تیار کیا۔اور اکثر نے یہ لکھا کہ ہمیں پہلی دفعہ وقارِ عمل کر کے پتہ لگا کہ اس میں کتنا سکون اور مزہ ہے اور آئندہ انشاء اللہ ہم ضرور شامل ہوں گے۔

شعبہ ضیافت نے بھی اس سال گزشتہ سال کی نسبت بہتر انتظامات کئے۔ایک تو کھانے کے موقع پر پانی مہیا تھا۔یہی مَیں نے کہا تھا کہ کھانے کے وقت میں کھانے کی میزوں پر پانی موجود ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دُور جا کے پانی لے کر آئیں، کیونکہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیں حکم ہے کہ کھاتے وقت پانی اپنے پاس رکھو۔

روٹی کی کوالٹی بھی اس دفعہ پچھلی دفعہ سے بہتر تھی۔انتظامیہ نے بھی یہی کہا ہے اور میں نے بھی لنگر خانہ میں چکھ کے دیکھی تھی۔لوگوں کی رائے اب سامنے آئے گی تو پتہ لگے گا کہ اُن کو اچھی لگی کہ نہیں۔بہرحال لگتا ہے کہ اس دفعہ روٹی بہتر تھی۔

صفائی کے انتظامات بھی بہتر تھے۔ جو سکیننگ (Scanning) کے راستے تھے، اُن میں بھی انہوں نے اضافہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر انتظام تھا۔بہرحال مَردوں نے بھی، نوجوانوں نے بھی، عورتوں نے بھی، لڑکیوں نے بھی جلسہ کے انتظامات میں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کا اپنا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔اور اخلاص و وفا میں ان کو بڑھاتا چلا جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا:

آج کینیڈا، بیلجیئم، آئرلینڈ وغیرہ کے بھی جلسہ سالانہ ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلسہ کی صحیح روح کے ساتھ جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خیر و خوبی سے اُن کے بھی جلسے اختتام کو پہنچیں۔اسی طرح خدام الاحمدیہ یوکے (UK) کا اجتماع بھی ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ یہاں بھی نوجوانوں کو صحیح رنگ میں اجتماع کا جو مقصد ہے اُس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس بات کو ہمیشہ ہر خادم کو اور جماعت کے ہر ممبر کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعوں اور جلسوں کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا، اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے۔اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد رفاقت احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم غالب احمد عدنان صاحب (انجینئر) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ایوشا سطوت صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد طارق صاحب نائب صدر حلقہ F-10 اسلام آباد مبلغ ستر ہزار سویڈن کرونا حق مہر پر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی کی تقریب ایک مقامی ہوٹل میں مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو ہوئی۔ دلہا حضرت میاں غلام محی الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب آف بھیرہ کا پوتا اور مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کا نواسا ہے۔ دلہن مکرم چوہدری میاں خان صاحب آف کالس گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم (ر) کیپٹن نیوی شمیم احمد خالد صاحب ستارہ امتیاز ملٹری حال وکالت تبشیر ربوہ کی بھتیجی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو انتہائی بابرکت، جانبین کیلئے مثمر بثمرات حسنہ کرے اور ہم سب کو نیز آئندہ نسلوں کو بھی خلافت احمدیہ کا وفادار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شفیق احمد عاجز صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 23 جولائی 2013ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت لبیق احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ولد مکرم مہر بخش صاحب مرحوم گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم عبدالکریم بھٹی صاحب مرحوم شریف آباد (چھچھ) کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد عارف صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ہائیڈل برگ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری بیٹی مکرمہ گل رخ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم عاطف محمود جیلانی صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام امیلیا انابیا تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ محترم محمد شریف صاحب کھوکھر جونگر پارکر سندھ میں ابتدائی معلمین میں سے تھے کی نسل سے اور مکرم سید طیب محمود جیلانی صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک صالحہ، خادمہ دین اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت چوکیدار

دفتر نظامت جائیداد کے تحت وئیر ہاؤس دارالنصر شرقی میں ایک عدد سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے جو رات کی ڈیوٹی کرسکتا ہو۔ اسلحہ ہونا ضروری ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی درخواستیں مورخہ یکم ستمبر 2013ء تک دفتر نظامت جائیداد میں صدر محلّہ کی تصدیق کے ساتھ جمع کروادیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ندیم الیاس صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی عدیل احمد کے گردوں میں پتھری ہے اور دونوں گردے سکڑ گئے ہیں اور مثانے میں بھی پتھری ہے علاج ہو رہا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ صحت عطا فرمائے۔ آمین

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

سانحہ ارتحال

مکرم مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ پشاور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ملک کرم دین بشیر صاحب ولد مکرم ملک محمد دین صاحب بقضائے الٰہی مورخہ یکم جولائی 2013ء کو بعمر 85 سال انتقال کر گئے۔ مورخہ 2 جولائی 2013ء کو پتوکی میں مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے مکان پر مکرم محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع قصور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اسی دن میت ربوہ لائی گئی اور بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری امان اللہ صاحب سیال سابق امیر ضلع قصور نے دعا کروائی۔ والد محترم نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان سے حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ مخلص اور پرجوش داعی الی اللہ تھے اور نڈر انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کی وجہ سے بعض اوقات شدید مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار انسان تھے۔ قرآن مجید اور جماعت احمدیہ کی کتب ہمیشہ زیر مطالعہ رہتیں۔ آخری ایام میں بیماری کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل تھا۔ صرف یہ خواہش کرتے تھے کہ میں اتنا چلنے لگ جاؤں کہ بیت الحمد تک نماز کے لئے جا سکوں۔ خلافت احمدیہ کے فدائی اور خاندان مسیح موعود سے عقیدت اور احترام کا تعلق تھا۔ مرکزی نمائندگان کی مہمان نوازی کا خاص اہتمام کرتے۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر جماعت احمدیہ شمس آباد خدمت کی توفیق ملی اور بعدہٗ بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شمس آباد بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے سوگواران میں آپ کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے اور ان سے راضی ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو **"تحریک وقف"** فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

"ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کر کے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre
Peadiatrics
Medicine
Gynaecology
Surgery
Eye/ENT
Pathology(Histopath)
Radiology
Anaesthesia

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم بلال احمد طاہر صاحب جرمنی جلدی بیماری (ACNE INVERSA) میں مبتلا ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ علاج کے باوجود آرام نہیں آ رہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

عطیہ خون۔ خدمت خلق

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

عجائبات عالم

وائٹ ہاؤس

امریکی صدر کی رہائش گاہ اور دفتر

وائٹ ہاؤس جس کے سینے میں امریکہ کے کئی راز دفن ہیں دنیا کے سب سے طاقتور صدر کی رہائش گاہ اور دفتر کی حیثیت سے امریکی قوم کے امتیازی نشان کا درجہ حاصل ہے۔ 12۔اکتوبر 1792ء کو واشنگٹن ڈی سی میں امریکہ کے قصر صدارت وائٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وائٹ ہاؤس کی تاریخ کا آغاز دسمبر 1790ء میں کانگریس کے ایک ایکٹ پر صدر جارج واشنگٹن کے دستخطوں سے ہوا۔فیصلہ کیا گیا کہ وفاقی دارالحکومت ڈسٹرکٹ میں دریائے پوٹو میک کے کنارے ہوگا۔صدر واشنگٹن نے شہر کے منصوبہ ساز کے ساتھ صدارتی رہائش گاہ کیلئے جگہ کا انتخاب کیا۔ یہ جگہ اب ''1600 پنسلو ینیا ایونیو'' کہلاتی ہے۔

کانگرس نے ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کے قیام کا اعلان کیا اور اس شہر کو دارالحکومت قرار دے کر پہلے صدر کے اعزاز میں واشنگٹن کا نام دیا گیا۔صدارتی رہائش گاہ کی تعمیر میں صدر واشنگٹن نے ذاتی دلچسپی لی۔مگر جب عمارت بن کر مکمل ہوئی تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ یوں امریکہ کے پہلے صدر کو وائٹ ہاؤس میں رہنا نصیب نہ ہوا۔ جان ایڈمز پہلا امریکی صدر تھا جس نے وائٹ ہاؤس میں رہائش اختیار کی۔1830ء میں یہاں پائپوں کے ذریعے پانی کی سپلائی شروع ہوئی۔1835ء میں عمارت کو گرم رکھنے کا انتظام مکمل ہوا۔1891ء میں بجلی کی سپلائی شروع ہوئی۔

دلچسپ بات یہ کہ جب وائٹ ہاؤس تعمیر ہوا نہ تو اس کا رنگ سفید تھا اور نہ ہی اسے وائٹ ہاؤس کہا جاتا تھا بلکہ یہ ''پریذیڈنٹ مینشن'' کہلاتا تھا۔ جب انگریزوں نے واشنگٹن پر حملہ کیا تو انہوں نے اس عمارت کو نذرآتش کر دیا۔آگ نے عمارت کو بری طرح نقصان پہنچایا۔ بعدازاں جب اس کی مرمت کی گئی تو آگ کے نشانات مٹانے کیلئے پوری عمارت پر سفید رنگ کر دیا گیا اور یوں یہ عمارت وائٹ ہاؤس کہلانے لگی۔

وائٹ ہاؤس کی تزئین و آرائش، مرمت اور توسیع کا کام مختلف صدور کے ادوار میں جاری رہا۔اس کی پہلی منزل صدارتی دفاتر کے لئے مخصوص ہے۔ جبکہ دوسری اور تیسری منزل صدر اور ان کے اہل خانہ کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ رہائشی منازل پر 16 بیڈ رومز ہیں۔ان کے علاوہ لونگ روم، ڈرائنگ روم، ڈائننگ روم، سٹڈی رومز، مہمانوں کے ہالز اور ہر طرح کی سہولتیں موجود ہیں۔

آرئش طرز کی اس عمارت میں تفریح کیلئے انڈور سینما اور عجائب گھر بھی ہے۔ عجائب گھر میں ہر روز 6ہزار سیاح آتے ہیں۔وائٹ ہاؤس کا نظام فائیو سٹار لگژری ہوٹل کی طرز پر چلایا جاتا ہے۔ وائٹ ہاؤس کسی سربراہ حکومت کی واحد نجی رہائش گاہ ہے جو عوام کیلئے بھی کھلی ہے اور وہ منگل سے ہفتے تک بغیر کسی ٹکٹ کے یہاں آسکتے ہیں۔

خبریں

بالوں کے لئے متوازن غذا ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ غذا میں توازن پیدا کر کے بالوں کو خوبصورت بنایا جا سکتا ہے، محققین کا کہنا ہے کہ متوازن غذا جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ بالوں کی صحت کیلئے بھی ضروری ہے اور ایسی غذا جس میں آئرن اور پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے بالوں کے لئے انتہائی مفید ہوتی ہے، تحقیق کے مطابق گنجے پن کی ایک بنیادی وجہ آئرن کی کمی بھی ہے جسے پورا کر کے کمزور بالوں کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے جبکہ اس سے نئے بال بھی اگنا شروع ہو جاتے ہیں، گوشت انڈہ، کیلا، مرغی، گندم اور مکئی ایسی غذائیں ہیں جن میں آئرن اور پروٹین موجود ہوتے ہیں اور انہیں اپنی خوراک کا حصہ بنا کر بالوں کو صحت مند بنایا جا سکتا ہے جبکہ گاجر میں پایا جانے والا وٹامن اے سر کی خشکی دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

عجیب وغریب ایجادات امریکہ میں 1932ء میں ایک جیکٹ تیار کی گئی جو شدید سرد موسم سے محفوظ رکھتی تھی اسے الیکٹریکلی ہیٹڈ جیکٹ کہا جاتا تھا، اسی طرح کینیڈا کے عوام برف باری کے موسم میں اپنے چہروں کو سرد ہواؤں اور برف سے محفوظ رکھنے کیلئے ایک ماسک استعمال کیا کرتے تھے، 1939ء میں استعمال ہونے والا یہ ماسک ٹرانسپیرنٹ ہوا کرتا تھا اور چہرے کو مکمل طور پر ڈھانپے رکھتا تھا۔ نیدر لینڈ میں 1926ء میں ایک ایسا انوکھا پل تعمیر کیا گیا تھا جو کسی بھی ایمرجنسی کی صورتحال میں استعمال کیا جا سکتا تھا اسے فولڈ ایبل برج کہا جاتا تھا جسے استعمال کرنے کے بعد سمیٹا جا سکتا تھا، جی پی ایس بھی سمارٹ فون میں متعارف کرائی گئی ایک اہم سہولت ہے جس کی مدد سے انسان کسی بھی مقام پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے تاہم یہ کوئی جدید ایجاد نہیں بلکہ اس کی ابتدائی شکل 1932ء میں منظر عام پر آئی، یہ آلہ اس زمانے میں راستے اور نقشے بتانے کے کام آتا تھا۔

خواب کیسے آتے ہیں جاپانی سائنسدانوں نے ٹوموگرافی اور کمپیوٹر انالسس کے ذریعہ امیجز کا پتہ لگانے کا طریقہ ایجاد کیا ہے جنہیں انسان سوتے وقت دیکھتے ہیں۔ سائنسدانوں نے بارہا خوابوں کی دنیا تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور آخر کار وہ کامیاب رہے۔ اس وقت ماہرین خواب دیکھنے والے انسان کی آنکھوں کی حرکتوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انسان بیدار ہو جانے کے بعد اپنے خواب کو یاد کرے گا یا نہیں۔ اس کے علاوہ نیورو فزیولوجی کے حوالے سے انسانی دماغ کے خلیوں کی حالت سے خواب کی نوعیت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ تحقیقات جاپانی شہر نارا کے سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق تحقیقاتی ادارے میں کی گئی ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 23 مئی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔اگست

طلوع فجر	4:01
طلوع آفتاب	5:30
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:54

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
- پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
- فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ: 0476214399

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794